سُورَةُ الاِنشِقَاقِ

سُورَةُ الاِنشِقَاق

عربی متن — بامحاورہ اُردو ترجمہ و تفسیر

افادات

الحافِظ علامہ نُورالدین

مدیر

عَبدالمنان عُمر – امتہ الرحمٰن عُمر

سُورَۃُ الاِنشقَاق - ﴿۸۴﴾ - مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کا نام لے کر جو بے حد رحمت والا، بار بار رحم کرنے والا ہے

(میں سورۃ الاِنشِقَاق پڑھنا شروع کرتا ہوں)

خلاصہ مضمون: اس سورۃ میں بتایا ہے کہ تمام ترقیات کسی انشقاق سے وابستہ ہیں۔ بارش کو لو۔ آسمان کے انشقاق سے زمین کی مخفی قوتیں نشوونما پاتی ہیں اور کبھی وحی کی شکل میں آسمان کے انشقاق سے روحانی قوتوں میں جلاء پیدا ہوتی ہے اور ایک روحانی قیامت برپا ہو کر قیامت کبریٰ کی دلیل بنتی ہے۔ اس سورۃ میں ان ترقیات کا ذکر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روحانی خلفاء کے ذریعہ مقدر ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ سورۃ میں ان ترقیات کی پیشگوئیاں تھیں جن کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک سے تھا۔ پچھلی تینوں سورتوں کے ساتھ مل کر یہ سورۃ دیگر مربوط مضمون کے سلسلے کی تکمیل کرتی ہے۔

إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ﴿۱﴾

۱۔ جب آسمان پھٹ جائے گا،

۸۴:۱۔ اِذَا السَّمَآءُ: آسمان میں جس قدر اجرام ہیں وہ سب سماء کے لفظ میں شامل ہیں۔ جیسا کہ دنیا میں بسا اوقات اسباب ظاہر اور مسبب پوشیدہ ہوتا ہے، قیامت میں ایسا نہیں ہوگا بلکہ مسبب

ظاہر اور اسباب زاویہ عدم میں چھپ جائیں گے اور ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے تجلیات قہریہ میں مخفی ہو جائے گی اور ہر ایک چیز اپنے مکان اور مرکز کو چھوڑ دے گی اور تجلیات الٰہیہ اس کی جگہ لے لیں گی۔ یہی سماوات کا انشقاق، انفطار اور مطویات ہونا ہے اور روحانی لحاظ سے آسمان کے انشقاق سے مراد نزولِ وحی بھی ہے جس کے سننے کا اگلی آیت میں ذکر ہے۔ سورۃ الانفطار میں بھی آسمان کے پھٹنے کا ذکر تھا لیکن وہ پھٹنا عذاب کے رنگ میں تھا۔ یہاں رحمت کے رنگ میں ہے۔

وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٢﴾

۲۔ اور اپنے رب کا حکم سُننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کیلئے کان دھرے گا۔
وہ اسی لائق بنایا گیا تھا (کہ ایسا کرے)۔

۸۴:۲۔ وَأَذِنَتْ کے معنی ہیں کسی بات کے سننے کے لیے کان لگائے رکھنا اور حکم کی تعمیل کرنا۔
لِرَبِّهَا: اللہ تعالیٰ کے حکم کے لیے۔

وَإِذَا الْأَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾
وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَأَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ﴿٥﴾

۳۔ اور جب زمین زرخیز کر دی اور پھیلا دی جائے گی۔

۴۔ اور جو کچھ اس کے اندر ہے وہ اسے نکال پھینکے گی اور خالی ہو جائے گی،

۵۔ اور اپنے رب کی بات سُننے اور اس پر عمل پیرا ہونے کیلئے کان دھرے گی،
اور وہ اسی لائق بنائی گئی تھی۔

۸۴:۳۔مُدَّتْ: زمین کا پھیلنا یہ ہے کہ (۱)اس میں وسعت آجائے گی؛(۲)وہ زرخیز ہو جائے گی اور اس میں خوب روئیدگی نکلے گی (لسان)۔ جیسے دوسری جگہ فرمایا: وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ (الحج،۵: ۲۲) نیز دیکھئے(حم/ السجدۃ،۲۷:۳۲)؛(۳)دلوں کی زمین میں روحانی زندگی اور بہار آجائے گی۔

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلَاقِيهِ ﴿٦﴾

۶۔اے انسان ! تم (طبعاً) اپنے رب کی طرف پوری کوشش کرکے جانے والے پھر اُسے ملنے والے ہو۔

۸۴:۶۔الْإِنْسَانُ انسان کے معنی ہیں جس میں دو انس جمع ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی انس رکھتا ہے اور اس زندگی اور اہل و عیال سے بھی۔ دو طرف کے تعلقات کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ انسان کادح ہے۔ کدح کے معنی ہیں کسی کام میں نہایت مشقت اٹھانا اور خوب کوشش کرنا(مفردات راغب)۔ اللہ تعالیٰ کے حصول اور خوشنودی کے لیے بھی بڑا مجاہدہ اور ریاض کرنا پڑتا ہے۔ حدیث میں ہے: لَيسُوا عِبَادَ اللهِ بِمُتَنَعِّمِينَ اللہ تعالیٰ کے پاک بندے تن آسان اور تن پرور نہیں ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو پالینا اور اس سے ملاقات کرنا دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرے بغیر ممکن نہیں۔ اِنَّ سَلعَةَ اللهِ لَغَال اللہ تعالیٰ کا سودا مہنگا ہے۔ لیکن بہر حال اسے لقاء الٰہی حاصل ہو سکتا ہے۔

فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ ﴿٧﴾

۷۔ سو جس (کے اعمال) کا نوشتہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا گیا۔

۸۴:۷۔ بِيَمِينِهِ یمن کے معنی ہیں دایاں ہاتھ، جانبِ حق، طاقت، برکت۔ اصحاب الیمین کے معنی ہیں سعادتوں اور برکتوں والے (مفردات)۔ جناب الٰہی کی پروانگی اور دعاؤں

کے قبول ہونے کے لیے راست بازی، اکل حلال، قوت بازو کی کمائی اور محنت و کوشش اور جناب الٰہی کی مرضیات کی روشنی، یہ ضروری امور ہیں۔ اگر یہ باتیں نہ ہوں تو حدیث میں ہے: اَنّٰی یُستَجَابُ لَہٗ کیونکر اس کی دعا قبول ہو سکتی ہے۔ کتاب یمین ملتے ہی اُس شخص کا چہرہ روشن ہو جائے گا (ابن کثیرؒ)۔

فَسَوۡفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیۡرًا ﴿۸﴾

۸۔ تو اس سے فوراً آسان حساب لے لیا جائے گا۔

۸۴:۸۔ حِسَابًا یَسِیرًا آسان حساب، بندہ کے لیے اس کے اعمال کا اس کے سامنے پیش کر دینا اور اس کی خطاؤں سے چشم پوشی و در گزر کرنا ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ حضرت عائشہؓ سے اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یوں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَابًا یَسِیرًا، الٰہی مجھ سے آسان حساب کیجیو (حدیث السیدۃ عائشۃ، ۲۴۹۴۷)۔ پوچھا گیا حساب یسیر کیا ہے؟ فرمایا صرف نامہ اعمال کا پیش کرنا اور در گزر فرمانا۔ نیز فرمایا مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ، جس کے حساب میں کرید کی گئی وہ معذب ہو گا۔

وَّ یَنۡقَلِبُ اِلٰۤی اَهۡلِهٖ مَسۡرُوۡرًا ﴿۹﴾

۹۔ اور وہ اپنے ساتھیوں کی طرف خوش و خرّم لوٹ جائے گا۔

۸۴:۹۔ مَسْرُورًا اس آیت کے مقابل دوسری جگہ دنیا میں مومنوں کی صفت یوں بیان ہوئی ہے: اِنَّا کُنَّا قَبْلُ فِیۤ اَھلِنَا مُشْفِقِیْنَ (الطور، ۲۶:۵۲) مومن کو دنیا میں ہزار قسم کا تنعم ہو مگر آخرت کی فکر جانگداز رہتی ہے اور دنیا کی راحت ان پر تلخ رہتی ہے۔

مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملھا

وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ ﴿١٠﴾
فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا ﴿١١﴾ وَيَصْلَىٰ سَعِيرًا ﴿١٢﴾
إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ﴿١٣﴾ إِنَّهُ ظَنَّ أَنْ لَنْ يَحُورَ ﴿١٤﴾
بَلَىٰ إِنَّ رَبَّهُ كَانَ بِهِ بَصِيرًا ﴿١٥﴾

۱۰۔رہا وہ شخص جس (کے اعمال) کا نوشتہ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا گیا؛

۱۱۔وہ جلد ہی (زبانِ حال سے) ہلاکت کو پکارے گا۔

۱۲۔اور بھڑکتی ہوئی آگ میں جا پڑے گا۔

۱۳۔وہ اپنے ساتھیوں میں (آخرت سے غافل ہو کر مگ

ن اور) خوش و خرم تھا۔

۱۴۔اس نے سمجھا تھا کہ (مرنے کے بعد) دوبارہ زندہ ہو کر نہیں اٹھے گا۔

۱۵۔کیوں نہیں (اسے تو اٹھنا ہی تھا)۔اس کا رب اس پر نگاہ رکھنے والا تھا۔

(اور اس کے کرتوت دیکھ رہا تھا)۔

۸۴:۱۰۔ وَرَاءَ ظَهْرِهِ جو لوگ دنیا میں کتاب اللہ کی پروا نہیں کرتے،اس پر عمل پیرا نہیں، اسے گویا پیٹھ پیچھے پھینک رکھا ہے اور نیکی کے کاموں کو پیچھے پھینکتے چلے جاتے ہیں انہیں ان کا نامہ اعمال جَزَآءً وِّفَاقًا (النبا،۷۸:۲۶) کے مطابق پیٹھ پیچھے دیا جائے گا۔اور اس جہت سے بھی یہ لفظ استعمال ہوئے ہیں کہ نامہ اعمال کی بُرائی کہ وجہ سے وہ شخص اسے دوسروں سے چھپانے کے لیے گویا اپنی پیٹھ پیچھے لے جائے گا۔ دوسری جگہ (الحاقۃ، ۶۹:۲۵) میں نوشتہ اُس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس جہت سے کہ وہ نامہ اعمال اس کے لیے شوم، بدنامی اور بُرائی کا موجب ہوگا۔ مشئمہ بائیں ہاتھ میں دیئے جانے کا ذکر ہے۔ یہ کوئی حقیقی تضاد نہیں بلکہ نامہ اعمال کی بُرائی کا تعلق مختلف جہتوں سے اظہار ہے۔

فَلَآ أُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾

۱۶۔ میں شفق کی قسم کھاتا ہوں،

۸۴:۱۶۔ بِالشَّفَقِ: غروبِ آفتاب سے قبل اور بعد کی سرخی اور سفیدی کو کہتے ہیں (ابن کثیرؒ)۔ یہاں مراد نور نبوت اور سراج منیر کا دنیا سے رحلت فرمانا ہے۔ اور یہ زمانہ کسی قدر خوف آمیز بھی ہوتا ہے۔شفق کے لفظ میں اور لَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا (النور ،۵۵: ۲۴) میں ایک لطیف مناسبت ہے۔ صدیق اکبرؓ کے ابتدا زمانہ خلافت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات اور پھر ارتداد عرب سے یہ شفق اور خوف دونوں واقع ہو گئے۔ بعد اختلاف کے مہاجرین وانصار کا اتفاق اور ایک خلیفہ برحق کے ہاتھ پر ان کا جمع ہو جانا اسی ظلمت کے وقت میں **وَالَّیْلِ وَمَا وَسَقَ** کا ایک عجیب نظارہ تھا۔ شفق انسان کی وہ حالت بھی ہے جب اس کی زندگی کا آفتاب لب بام ہو۔ پھر اس کے بعد ظلمت قبر کا زمانہ آتا ہے جس کا نام برزخ ہے۔ اس حالت کو رات سے مشابہت ہے اور جس طرح رات کے وقت چاند اور ستارے چمکتے ہیں اسی طرح اس تاریکی میں اعمال کی روشنی جلوہ فگن ہوتی ہے۔ اس کے بعد یوم نشور ہے۔

وَالَّيۡلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾

۱۷۔ اور رات کی، اور اس کی جسے وہ سمیٹ لیتی ہے،

۸۴:۱۷۔ وَسَقَ: وَسَقَ متفرق چیزوں کا جمع کرنا ہے۔ ایک اونٹ کے بار کو بھی وَسَقَ کہا جاتا ہے۔ ما وَسَقَ سے مراد رات کی تاریکی بھی ہے جبکہ پوری طرح چھا جائے (مفردات)۔

وَالۡقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾

۱۸۔ اور چاند کی جب وہ کامل ہوتا ہے،

۸۴:۱۸۔وَالْقَمَرِ إِذَا اتَّسَقَ: معنی ہیں استویٰ وہ کامل ہو گیا۔اس کی یہ حالت تیرھویں اور چودھویں رات کو ہوتی ہے (ابن عباسؓ، کشاف، لسان العرب)۔اس کی یہ ترقیات چونکہ تدریجاً ہوتی ہیں۔امام راغبؒ نے لکھاہے کہ چاند کی جب وہ کامل ہو جائے (مفردات)۔

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾
فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ﴿۲۰﴾

۱۹۔ کہ تم ضرور درجہ بدرجہ منازل طے کروگے۔
۲۰۔ سوانہیں کیاہو گیاہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے،

۸۴:۱۹۔لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ: بخاری میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ میں آنحضرت ﷺ کی تدریجی ترقیات و مراتب کاذکر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ کاامر بتدریج ترقی کرے گا۔ان آیات میں امرِاسلام کی بعثت ثانیہ کی خبر بھی دی گئی ہے۔اس صورت میں شفق سے وہ حالت مراد ہے جب آفتاب اسلام کی روشنی آہستہ آہستہ فیج اعوج میں گم ہو جائے گی، پھر چودھویں رات کے بھرپور کامل کی طرح بعثت ہو گی۔اور پھر امرِ اسلام بدرِ کامل کی طرح ہو جائے گا۔

وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴿۲۱﴾۩ السجدۃ 13

بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا يُكَذِّبُونَ ﴿۲۲﴾

۲۱۔اور جب انہیں قرآن سنایا جاتاہے تو سجدہ نہیں کرتے۔
۲۲۔ بلکہ اس سے بڑھ کر کہ جن لوگوں نے کفر کاارتکاب کیاہے وہ اُلٹا جھٹلانے لگ گئے ہیں۔

۲۱:۸۴۔یَسْجُدُونَ: احادیث سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب اس آیت پر پہنچتے تو سجدہ کرتے تھے۔اس لیے اس موقعہ پر سجدہ کرنا چاہیے۔قرآن مجید کے سجدات تلاوت میں سے یہ تیرھواں سجدہ ہے۔

وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُوعُونَ ﴿٢٣﴾

۲۳۔اور جسے وہ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں اللہ اسے خوب جانتا ہے۔

۲۳:۸۴۔یُوعُونَ: یہ وِعاء سے ہے جس کے معنی ظرف میں کسی چیز کے بھرنے کے ہیں۔ بات کو سن کر محفوظ رکھنا بھی وِعاء ہے (مفردات)۔جیسے فرمایا: تَعِيَهَآ أُذُنٌ وَّاعِيَةٌ (الحاقۃ،۱۲:۶۹)۔روح المعانی میں یہ معنی بھی کیے گئے ہیں کہ بداعمالیوں کا جمع رکھنا۔ اور ابن زیدؓ نے اعمال سوء کا جمع رکھنا مراد لیا ہے (روح المعانی)۔زیر نظر آیت میں یُوْعُوْنَ سے مطلب کفار کی منصوبہ بازی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل کی نسبت انہوں نے دل میں ٹھان رکھی تھی اور وہ کینہ ہے جو آپ کے خلاف ان کے دلوں میں بھرا ہوا تھا۔یُوْعُوْنَ سے مراد وہ انسانی طاقتیں بھی ہیں جن کی نشوونما کو کفار روکے ہوئے تھے۔

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٤﴾
إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ﴿٢٥﴾

۲۴۔لہٰذا انہیں دردناک عذاب کی خبر کھول کر دیدو۔

۲۵۔مگر جو لوگ ایمان لے آئے ہیں اور اُنہوں نے اس کے مطابق صالح عمل کئے ہیں ان کیلئے غیر منقطع اجر ہے۔

۸۴:۲۴۔ فَبَشِّرْهُمْ: بشارت کسی ایسی اہم خبر کو کہتے ہیں جس کے اثرات بشرے یعنی چہرے پر نمودار ہو جائیں۔ بَشَرَ تۃُ (مجرد) عام ہے جو اچھی و بُری دونوں قسم کی خبر پر بولا جاتا ہے (مفردات؛ اور دیکھو التوبہ ۹:۳۴ اور النساء ۴:۱۳۸)۔ یعنی عذاب جہنم کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ وہ چیز بڑی خوفناک ہے اور اس کی خبر سے تمہارے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں۔ جن روحانی قویٰ کی بالیدگی کو منکرین اس دنیا میں روکے ہوتے ہیں اور تعلق باللہ کے راستے میں محنت شاقہ اور قدح نہیں کرتے ان کی اس کمی کو عذاب آخرت سے پورا کیا جائے گا۔
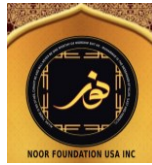
NOOR Foundation USA Inc.
Email: noorfoundationusa@gmail.com
Website: www.islamusa.org